بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن
1 اور جھوٹی بات سے کنارہ کش رہو۔ الحج: 30
2 جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔ آل عمران: 61

الحدیث
سچ نیکی ہے اور بے شک نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ بدی ہے اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ [مسلم]

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا ترجمان

90

ماہنامہ علم و عمل لاہور

زیر سرپرستی
مصلح الامت شیخ الحدیث حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم

جلد نمبر 8
شمارہ نمبر 6
جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ
اپریل 2011ء

کافروں سے دوستی نہ کیجئے

فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب... لمحہ فکریہ

خودکُشی کا کبھی بھی نہ سوچیے

اپریل فول...ایک مغربی تہوار

خلاصۂ بیان
مفتیِ اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی
محمد رفیع عثمانی
صاحب مدظلہ

ملائشیا کی خوب صورت مسجد

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی، علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

اداریہ

از مدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قابلِ تحسین اِقدام کی مزید ضرورت ہے

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فروری / مارچ میں لاہور ٹریفک پولیس کے سربراہ کا موٹر سائیکل پر ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف مہم کا عملی اقدام کرنا بہت قابلِ قدر ہے اور بگڑے ہوئے معاشرہ کے لئے اصلاحِ معاشرہ پر قابلِ تحسین اقدام ہے۔ اللہ کرے کہ تمام شعبوں کے تمام سربراہ اپنے اپنے شعبوں میں بگڑے معاشرہ پر مخلص ہو کر کام کرنے لگیں آمین۔

اب ماہ اپریل میں یکم اپریل کو جو کچھ ہوتا ہے سیدھے سادھے مسلمان باتوں میں آجاتے ہیں۔ **ھوشیار رھئے!** یکم اپریل کو کسی کی شرارت سے فون آجائے تو تصدیق ضرور کرلیجئے۔ آج کل نئے سے نئے طریقوں سے فون کیا جاتا ہے مثلاً فلاں شخص کو آپ جانتے ہیں؟ جی ہاں! جانتا ہوں اس کا زبردست ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے، ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں، موت وحیات کی کشمکش میں ہے فوراً وہاں پہنچیں۔ بہت مرتبہ ایسے واقعات ہوئے کہ سیدھے سادھے مسلمان بڑی گاڑی کرا کے پہنچے تو ہسپتال میں اس نام کا کوئی مریض آیا ہی نہیں تھا۔ خیر مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کے لئے غیر مسلم اس میں زیادہ سرگرم ہیں اور خوش ہوتے ہیں، اب تو یہ (یکم اپریل) ہنسی مذاق کا دن بن گیا ہے۔ یعنی مسلمان بھی ایک دوسرے کو تنگ کر کے غیر اسلامی تہوار کی نحوست اور گندگی میں شریک ہوتے ہیں، کسی ایک مسلمان کو تنگ کرنا حرام ہے اور جھوٹ بول کر تنگ کرنا دُھرا حرام ہے ہر وہ جھوٹ جس سے کسی کا جانی مالی کسی بھی قسم کا نقصان ہوتا ہو حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور جس جھوٹ سے کسی کا نقصان نہ ہوتا ہو وہ صغیرہ گناہ ہے ''مکروہ تحریمی'' کے کھاتے میں آتا ہے، ایسا بار بار جھوٹ بولنے سے کبیرہ گناہ بن جاتا ہے جو کہ حرام کے زمرّہ میں آتا ہے۔

حکومت سے خاص اپیل کی جاتی ہے کہ ایسے جھوٹ بولنے والوں کے خلاف بھی مہم چلائی جائے اور انہیں پکڑ کر سزا دی جائے۔ تاکہ اصلاحِ معاشرہ میں ہماری بھی شمولیت ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دیں

اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ — اپریل 2011ء

بیاد

حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

قیمت فی شمارہ.........12 روپے

قیمت سالانہ...(مع ڈاک خرچ)...150 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے بہترین تحفہ کیا ہے؟ وہ بہترین تحفہ دینی علوم ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے رسالہ "ماہنامہ علم وعمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین ومشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے جاری کرادیجئے۔

نیز ان کو مزید خریدار بنانے کے لئے ترغیب بھی دیجئے کیوں کہ یہ کاروبار نہیں دین کے پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے۔

خط وکتابت کا پتہ

23-کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور — پوسٹ کوڈ نمبر 53100

042-35272270

0302-4143044 0331-4546365

Email:aibneumar@yahoo.com

www.ibin-e-umar.edu.pk

فہم قرآن

عیسائیوں کی فریب کاری

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۃ البقرۃ: 101,100,99

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ	اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ	وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ
اور البتہ تحقیق ہم نے نازل کی ہیں آپ کی طرف	آیات صاف صاف	اور نہیں انکار کرتے ان آیتوں کا

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (99)	اَوَكُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا	نَّبَذَهٗ	فَرِيْقٌ
مگر نافرمان۔	جب کبھی بھی	وعدہ کیا انہوں نے	وعدہ کرنا	پھینک دیا اس کو	ان میں سے

مِّنْهُمْ	بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (100)	وَلَمَّا جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ
ایک گروہ نے	بلکہ اکثر ان کے ایمان نہیں لاتے۔	اور جس وقت آئے ان کے پاس	رسول

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ	نَبَذَ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے	تصدیق کرنے والے تھے اس چیز کی جو ان کے پاس تھی	پھینک دیا

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا الْكِتٰبَ	كِتٰبَ اللّٰهِ	وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
ایک گروہ نے ان لوگوں میں سے	جن کو کتاب دی گئی	اللہ تعالیٰ کی کتاب کو	اپنی پشتوں کے پیچھے

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (101)
گویا کہ وہ نہیں جانتے۔

عیسائیوں اور یہودیوں کا اپنی کتاب پر ایمان نہ لانا:

"ہم نے آپ کی طرف صاف صاف آیتیں اُتاری ہیں اور ان آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر نافرمان۔ جب کبھی بھی انہوں نے وعدہ کیا، اس وعدہ کو ایک فریق نے پسِ پُشت ڈال دیا بلکہ ان کی اکثریت ایمان نہیں لاتی۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس رسول آیا" یعنی حضرت محمد ﷺ "تصدیق کرنے والا تھا ان چیزوں کی جو اُن کی پاس تھیں، ان لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی تھی ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو پسِ پُشت ڈال دیا۔"

ان کتابوں میں آپ ﷺ کا ذکر آتا ہے: جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ ﴿الاعراف:157﴾ "جو لوگ رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جنہیں وہ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔"

توراۃ اور انجیل میں آپ ﷺ کا باقاعدہ بیان تھا، تو جب اللہ تعالیٰ کا رسول آیا تو...

بقیہ: ص 22 پر

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

(89) بچے کے چہرہ پر مارنا منع ہے

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

جو بچوں کو قرآن پاک یا کتابیں پڑھاتا ہے وہ اگر بچے کو تنبیہ کرنا چاہے تو مناسب یہی ہے کہ زبان سے ڈانٹ ڈپٹ کرے، اگر کچھ مارنا ضروری سمجھے تو بہت تھوڑا مارے زیادہ مارنا ظلم اور گناہ ہے۔ گھونسا مارنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور چہرے پر مارنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ۔

کہ ”جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے“۔

بڑے درجہ کے علماء نے یہی حکم بچے کو مارنے کا بیان کیا ہے۔

چہرہ پر مارنے سے منع کرنے کی مختلف وجہیں:

(1) ایک وجہ: یہ بیان کی گئی ہے کہ چہرے سے انسان کی انسانیت ظاہر ہوتی ہے، اس لئے چہرے پر مارنا گویا انسان کی انسانیت کو ختم کرنا ہے، اس لئے چہرے پر ہرگز نہ مارے۔

(2) دوسری وجہ: یہ بیان کی گئی ہے کہ چہرہ جامع المحاسن ہے کہ انسان کی خوب صورتی چہرہ میں جمع ہوتی ہے۔ اگر چہرے پر مارے گا تو اس کی خوب صورتی ختم ہو جائے گی اس لئے چہرے پر مارنا منع ہے۔

(3) تیسری وجہ: یہ بیان کی گئی ہے کہ چہرہ ایک نازک چیز ہے اس پر مار کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے، اس لئے اگر چہرہ پر مارے گا تو اس پر بہت جلد اثر ہو جائے گا اور وہ بہت جلدی بگڑ جائے گا اور کچھ کا کچھ بن جائے گا۔

اِس لئے بچے کے چہرے پر نہ مارے۔

(4) چوتھی وجہ: یہ بیان کی گئی ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے:

خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔

کہ ”اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا“۔ [بخاری، باب بدء السلام: 5873]

اِس لئے چہرہ کا اِحترام اللہ تعالیٰ کا احترام ہے اِس لئے چہرہ پر مارنا منع ہے۔

محمد سرور عفی عنہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

وہ علم کمزور ہے جس نے گناہوں سے نہ بچایا (یعنی علم مضبوط ہوتا ہے عمل سے)۔ (صدرِ جامعہ)

فکرِ آخرت

مولانا عبد الرحمٰن بن حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت کعب اَحبار رضی اللہ عنہ سے کبھی کبھی فرماتے تھے کہ مجھے ایسی باتیں بتاؤ جس سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بڑھ جائے اور آخرت کی فکر پیدا ہو جائے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بڑھ جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے مسلمانوں کے خلیفہ! کیا آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب "کلام اللہ" پورا نازل ہو چکا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال و افعال مدوّن ہو چکے ہیں، آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے حالات دیکھے ہیں، اُن کے ارشادات سُنے ہیں، اُن کو کام کرتے دیکھا ہے کیا یہ آپ کے پاس نہیں ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! بے شک ہیں لیکن پھر بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنی زبان سے ایسا کوئی مضمون بتایئے کہ میرے دل کے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور بڑھ جائے۔ اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اے عمر! آدمی کے بس میں جتنا ہو اُتنا نیک عمل کر لے، قیامت کا دن بڑا سخت ہوگا، اگر آپ کے پاس قیامت کے دن ستر انبیاء علیہم السلام کے برابر عمل ہوں گے تو وہ بھی کم پڑ جائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل پر بڑا اثر ہوا اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے سر جھکا دیا اور غور کرتے رہے کہ حقیقت یہی ہے کہ کل کو ہمیں اعمال کی بڑی ضرورت پڑے گی اور آخرت کا معاملہ بڑا ہی سخت ہے۔ اس کے بعد حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! جہنم میں سے ایک سوراخ بیل کے نتھنے کے برابر مشرق میں کھول دیا جائے تو اس کی گرمی مغرب میں اتنی سخت ہو گی کہ آدمی اگر وہاں موجود ہو تو جہنم کی گرمی سے دماغ کھولنے لگے گا اور اتنی گرمی ہو گی کہ اس کا دماغ باہر نکل آئے گا۔ (التخویف من النار لابنِ رجب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بڑا اثر ہوا اور سر جھکا لیا اللہ تعالیٰ کے خوف اور آخرت کی فکر اور خوف سے فرمایا مجھے کوئی اور بات سُنایئے اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم میں ایک ایسی خطرناک آواز آئے گی کہ ہر مقرّب فرشتہ، برگزیدہ پیغمبر گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور ایک اور آواز آئے گی۔ ایک آیت کا مفہوم ہے کہ ہر شخص کو لایا جائے گا اس سے اس کے نفس کے متعلق سوال کیا جائے گا اور ہر شخص کو پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ جو اس نے عمل کیا ہو گا یا سزا دی جائے گی جو اس نے عمل کیا ہو گا اور ذرّہ برابر ظلم نہیں ہو گا۔ اس پر آپ اندازہ لگایئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آخرت کی کتنی فکر تھی۔

دِل کی صفائی کا علاج: ① موت کا دھیان رکھنا ② قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ [بیہقی]

کافروں سے دوستی نہ کیجئے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں ارشادِ ربّانی ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ الخ۔ ﴿آل عمران:118﴾

’’اے ایمان والو! اپنے غیروں کو اپنا رازدار اور بھیدی نہ بناؤ‘‘۔

کافروں سے دوستی نہ کیجئے..مختلف وجوہات

1 یہ لوگ فتنہ پھیلانے اور تمہیں تباہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں گے، یہ ہر وقت اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان خرابی اور فساد پیدا ہو۔ 2 وہ ہر وقت یہ تمنّا کرتے ہیں کہ تم کسی تکلیف میں مبتلا رہو اور یہ تمنّا وخواہش کبھی اُن کے دل سے دور نہیں ہوتی۔

3 ان کے دل تمہاری دشمنی سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض مرتبہ یہ دلی بُغض اور اندرونی دشمنی بلا اختیار اُن کے منہ سے ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ بُغض اور نفرت اس درجہ پہنچا ہوا ہے کہ وہ اس کو ضبط نہیں کر سکتے اور نہ وہ ان کے چھپائے چھپ سکتا ہے وہ اندر سے اُچھل کر اور اُبل کر منہ پر آجاتا ہے۔ 4 وہ بُغض اور دشمنی جو ان کے سینوں کے اندر چھپی ہوئی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے کہ جو دشمنی ان سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ 5 تم ایسے نادان اور غافل کیوں بنتے ہو کہ تم ان کو دوست رکھتے ہو اور وہ تمہیں دوست نہیں رکھتے، اور جس کو تم سے محبّت نہ ہو اور نہ وہ تمہارا خیر خواہ ہو تو اس کو اپنا رازدا بنانا نادانی اور بے وقوفی ہے۔ 6 تم تو اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو جب کہ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ تمہاری کتاب پر باوجود حق وسچ کے ظاہر ہو جانے کے محض ضدّ، ہٹ دھرمی اور عناد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے۔ 7 کافروں کا برتاؤ اور معاملہ تم سے منافقانہ ہے نہ کہ مخلصانہ، وہ سامنے تو بہ خوبی ملتے ہیں جب کہ اپنے مجمع میں وہی دشمنی اور بغض وکینہ ظاہر کرتے ہیں۔

8 ان کی دشمنی اور حسد کا یہ حال ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم کو ذرا سی بھلائی بھی پہنچ جائے تو انہیں بُری لگتی ہے۔ 9 اگر تمہیں کوئی برائی یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں۔

10 وہ اندرونی طور پر تمہارے خلاف سازشوں میں سرگرم ہیں۔ جس کا علاج یہ ہے کہ اگر تم صبر کرو، تقویٰ پر قائم رہو، ان سے دوستی مت لگاؤ تو پھر تم کو ان کا فریب کچھ نقصان نہ دے گا۔ اگر کسی جگہ کافروں سے تم کو نقصان پہنچے تو سمجھ لو کہ یہ صبر اور تقویٰ کی کمی کی وجہ سے ہے۔ ربّ تعالیٰ سے اپنا معاملہ درست رکھو تو پھر کافروں نے جو راستہ میں کانٹے پچھائے ہیں وہ سب خود بہ خود صاف ہو جائیں گے۔

تسہیل وترتیب: مولانا محمد طیّب صاحب، لاہور

ہر آدمی خطا کار ہے مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) [بیہقی: ح271]

لمحۂ فکریہ

فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب...

تحریر: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

تلخیص: ابوناجیہ لاہور

نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ بہت سے گناہوں اور برائیوں کا ارتکاب مہذّب اور شائستہ ناموں سے کریں گے، شراب نوشی کریں گے مگر نام بدل دیں گے، سود خوری کریں گے مگر نام کچھ اور دے دیں گے۔ غور کیا جائے تو یہ برائی کی بدترین صورت ہوتی ہے کیوں کہ اس میں بھلائی کے لبادے میں برائی کی جاتی ہے۔ جب کوئی انسانی گروہ گناہ کا عادی ہو جاتا ہے اور جان بوجھ کر گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے کہ وہ بدی کو نیکی اور برائی کو اچھائی ثابت کرنے کوشش کرنے لگتا ہے۔ مغربی تہذیب نے آج یہی رَوِش (صورت) اختیار کر رکھی ہے۔ آج بہت سی مُسلّمہ اخلاقی برائیاں ''تہذیب وثقافت'' کے نام سے رائج ہو گئی ہیں اور پوری قوّت کے ساتھ کوشش کی جا رہی ہے کہ طوعاً وکرھاً (جس طرح بھی ہو) مغربی ثقافت کو اہلِ مشرق پر مسلّط کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ''فحاشی اور بے حیائی'' کا فتنہ ہے جو ''روشن خیالی'' کے نام سے پروان چڑھایا جا رہا ہے۔

فحاشی کی مُذمّت:

قرآن کریم میں جا بجا ''فحاشی'' کی مذمّت کی گئی ہے اور اسے شیطانی عمل قرار دیا ہے۔

- اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ الخ۔ ﴿النحل:90﴾

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے بچنے کا حکم دے رہے ہیں:

① فَحْشَآء... اس بُرے اور بے حیائی کے کام کو کہا جاتا ہے جس کی برائی انتہائی درجہ کو پہنچی ہو اور عقل وفہم اور فطرتِ سلیمہ کے نزدیک بالکل واضح ہو۔ ② مُنْکَر... اس قول وفعل کو کہتے ہیں جس کے حرام اور ناجائز ہونے پر اہلِ شرع کا اتفاق ہو۔ ③ سرکشی سے۔

- دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے''۔ ﴿البقرۃ:268﴾

- ایک جگہ ارشاد فرمایا: ''جو شخص شیطان کے پیچھے چلے تو شیطان ہمیشہ بے حیائی اور ناجائز کاموں کی تلقین کرے گا''۔ ﴿النور:21﴾

ایک لطیف اشارہ: غور کیا جائے تو ''ناجائز کام'' میں بے حیائی بھی آجاتی ہے اس کے باوجود قرآن کی مختلف آیات میں ''بے حیائی'' کو الگ اور مستقل ذکر کیا ہے اور دوسرے بُرے کاموں سے اس کو مقدم فرمایا اس میں لطیف اشارہ ہے کہ بے حیائی بہت

سے بُرے کاموں اور گناہوں کا ذریعہ بنتی ہے۔
جب کسی معاشرہ میں بے حیائی رواج پا جاتی ہے تو وہاں بے غیرتی عام ہو جاتی ہے، دینی جذبہ کمزور پڑ جاتا ہے اور گناہوں کی بُرائی دل سے اُٹھ جاتی ہے۔

حیا کی اَہمیت: دوسری طرف اسلام نے بے حیائی کے برعکس ''حیا'' کو اس قدر اہمیت دی کہ اسے ایمان کا جزو قرار دیا۔
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:
''حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔ [مسلم:75]
دوسری جگہ فرمایا ''اگر آپ میں حیا نہیں تو جو جی میں آئے کریں''۔ [ابوداؤد:4797]
گزشتہ چند عرصہ سے پاکستان میں فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب جس تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے یہ ایک افسوس ناک اور خوف ناک صورت حال ہے جس کا سدِّ باب ضروری ہے ورنہ فحاشی کا یہ سیلاب پورے معاشرہ کو لے ڈوبے گا۔ کسی غیر اسلامی معاشرہ میں فحاشی اور بے حیائی کا عام ہونا نئی بات نہیں مگر کسی اسلامی ملک میں خصوصاً وہ ملک جو نظریۂ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا ہو فحاشی اور بے حیائی کا ہونا ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ جنسی اشتعال انگیزی پر مشتمل حیا باختہ عورتوں کی تصاویر اس قدر عام ہو گئی ہیں کہ گھریلو عام استعمال کی اشیاء کو بھی ان سے آلودہ کر دیا گیا ہے، اخبارات و رسائل کے سرِ ورق پر فلمی ماڈلنگ کی دنیا کی نیم عریاں تصویروں کا چھپنا ایک عام معمول ہے جو تھوڑی بہت کسر رہ گئی وہ ٹی وی چینلوں اور فیشن شوز نے پوری کر دی اور انٹرنیٹ اور موبائل کمپنیوں کے نت نئے پیکجز بھی اس وباء کو عام کرنے میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں۔
پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ذوالحجہ جیسے مقدّس مہینہ کے پہلے ہفتہ کو ''فیشن ویک'' کے لئے منتخب کیا گیا۔
اس مقدّس ماہ کے پہلے دس دن سال کے تمام دنوں سے افضل ہوتے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے طاعت و بندگی کے خاص دن ہیں لیکن ظالموں نے ان ہی مقدّس دنوں کو ''فیشن ویک'' کی بے حیائی کی نذر کر دیا۔

بے حیائی کے ازالہ کے لئے چند اِقدامات:

1 ہر آدمی اپنے گھر اور زیرِ اثر حلقہ میں بُرائی کے خلاف آواز اُٹھانے کا مکلّف ہے، اس لئے گھر کی بیٹی، بہن، بیٹے، بھائی اور افرادِ خانہ کو نئی تہذیب کی اس سرانڈ سے محفوظ رکھنا گھر کے ہر باشعور بڑے کی ذِمّہ داری بنتی ہے۔ 2 ائمۂ مساجد، واعظین اور مبلغین اگر پوری دل سوزی کے ساتھ بے حیائی اور بُرائیوں کے دنیاوی واخروی نقصانات لوگوں کے سامنے بیان کریں اور ......

بقیہ صفحہ نمبر 21

اِصلاحی مجالس

اخذ و ترتیب مولانا زین العابدین صاحب، لاہور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

''تم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔ ﴿آلِ عمران:132﴾

اس اطاعت میں ظاہری و باطنی دونوں قسم کے اعمال داخل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں قسم کے اعمال میں اطاعت ہونی چاہئے۔

اطاعت کامل ہونی چاہئے:

جو لوگ کہتے ہیں کہ ''شریعت'' کی ضرورت نہیں یہ غلط ہے۔ اور جو لوگ ظاہری اعمال میں تو اطاعت کرتے ہیں اور باطنی اعمال میں نہیں کرتے وہ بھی غلط کرتے ہیں، کیوں کہ ظاہری و باطنی دونوں قسم کے اعمال میں اطاعت و پیروی کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا تمام اعمال میں دین کی پابندی ہونی چاہئے۔

ظاہری اعمال یعنی نماز روزہ وغیرہ کی بھی پابندی ہونی چاہئے۔

باطنی اعمال یعنی صبر و شکر وغیرہ کی بھی پابندی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت پر خوش ہونا یہ ''شکر'' ہے اور اگر کوئی تکلیف و پریشانی آجائے تو اپنے آپ کو دبانا اور کسی کے سامنے اس مصیبت کی شکایت و ذکر نہ کرنا یہ ''صبر'' ہے۔

یہ صبر و شکر دونوں دل کی صفات ہیں۔

اپنے آپ کو مٹانا ہی کمال ہے:

جو لوگ باطن میں اپنے آپ کو ٹھیک سمجھتے ہیں وہ کشف و کرامت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ حالاں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تو اپنے آپ کو مٹانا ہی ضروری ہوتا ہے اور کشف و کرامت میں اپنی بڑائی ہوتی ہے کہ مجھے کرامت مل جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو اپنے آپ کو مٹانا ہی پسند ہے، ان کے سامنے تو ہمارا وجود عیب ہے۔ اس لئے کشف و کرامت طلب کرنا اور اس کے پیچھے پڑنا غلطی ہے۔

گناہوں کی جڑ: نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

حُبُّ الدُّنیا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

''دنیا کی محبّت ہر گناہ کی جڑ ہے''۔ [بیہقی]

مال کی محبّت اور اپنا نام اُونچا کرنے کی محبّت گناہ کی جڑ و بنیاد ہے۔ اس حدیث پاک میں دنیا کمانے کا نہیں فرمایا بلکہ دنیا کی محبّت کا ذکر فرمایا کہ دنیا کی محبّت تمام گناہوں و برائیوں کی جڑ ہے۔ بعض موقعوں میں تو دنیا کمانی ضروری ہو جاتی ہے جیسے بیوی، بچّوں کا خرچہ دینا اور ماں باپ بوڑھے ہوں اور وہ کچھ نہ کرسکتے ہوں تو ان کو خرچہ دینا واجب ہو جاتا ہے۔

دنیا سے محبت ہونے کی نشانی یہ ہے کہ ناجائز طریقہ سے کمائے اور کمانے کے بعد اس کو محفوظ طریقہ سے رکھے کہ سود لینا شروع کردیا اور ناجائز طریقوں سے خرچ کرنا شروع

کردے یعنی گناہوں کے کام میں خرچ کرے۔غرض یہ کہ دنیا کمائے لیکن دنیا کی محبّت دل کے اندر نہ ہو۔

؎ آب در کشتی ہلاکِ کشتی است
آب اندر زیرِ کشتی پُشتی است

پانی کشتی کے اندر آجائے تو کشتی کو ہلاک کردیتا ہے پانی کشتی کے باہر رہے تو کشتی کو چلاتا ہے۔

ایک واقعہ: ایک بزرگ تھے وہ مال کو جمع نہیں رکھتے تھے بلکہ خیرات کردیتے تھے۔کسی نے ان کو سمجھایا کہ لَا خَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ ''زیادہ خرچ کرنے میں بھلائی نہیں ہے''تو اس بزرگ نے جواب دیا لَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ ''نیکی میں خرچ کرنا اسراف (فضول خرچی) نہیں ہے۔

نبی پاک ﷺ کے پاس مال آتا تو آپ ﷺ سارا مال فوراً خیرات کردیتے تھے۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نماز پڑھ کر جلدی سے گھر تشریف لے گئے اور پھر جلدی سے واپس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں رہ گیا تھا میں نے پسند نہ کیا کہ وہ رات ہمارے گھر میں رہے۔پھر آپ ﷺ نے تقسیم کرنے کا طریقہ بتلایا کہ یہ فلاں فلاں شخص کے گھر بھیج دو۔تو آپ ﷺ کے پاس جو مال آتا آپ ﷺ فوراً اس مال کو غرباء میں تقسیم فرمادیتے تھے۔

منافقین نے کہا: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا ''تم ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں تاکہ وہ منتشر ہوجائیں''۔تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ ۝ ﴿المنافقون:7﴾

''زمین وآسمان کے خزانے تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں لیکن منافقین نہیں سمجھتے''۔

تم خرچ کرو یا نہ کرو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔منافقین کو اپنے مال پر گھمنڈ (غرور) تھا،اللہ تعالیٰ نے ان کو رَدّ کردیا کہ تمہارے پاس جو مال ہے یہ تو خزانچی کی طرح ہے کہ تم لوگ تو مال کے محافظ ہو،خرچ تو وہاں ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔اللہ تعالیٰ ہی دل میں ڈالتے ہیں کہ فلاں، فلاں کو دو..تو دینا پڑتا ہے تو مال ان کے حکم سے خرچ ہوتا ہے۔اس لئے مال کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنا غلطی ہے۔علماء کی نیّت وتوجّہ تو آخرت کی طرف ہوتی ہے۔انبیاء علیہم السلام کی توجّہ بھی آخرت کی طرف ہوتی ہے۔

؎ انبیاء در کارِ عقبیٰ اختیار
کافراں در کارِ دنیا اختیار

انبیاء علیہم السلام آخرت کی فکر کرتے تھے، کہ دُنیا میں جو ملنا ہے وہ تو مل ہی جائے گا اور کافر دُنیا اختیار کرتے ہیں اور آخرت کے بارے میں کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دیں۔آمین

دین سے فرار... دُشمن (نفس و شیطان) سے پیار کیوں؟

ماہنامہ علم و عمل لاہور

نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حکیم الاُمّت مجدّد الملّت حضرت مولٰنا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’افسوس ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا ہوتی ہے ان ہی چیزوں کے ہم دُشمن ہو رہے ہیں اور جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ سے دوری ہوتی ہے ان ہی چیزوں کو ہم نے اختیار کر رکھا ہے، کیا اُلٹی ہوا چل رہی ہے‘‘۔

حکیم الاُمّت کے اِس فرمان پر غور فرمایئے کہ ہماری حِس کس قدر غفلت کا شکار ہے جو باتیں، جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا کرنے اور بڑھانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں ہم ان ہی چیزوں سے بھاگتے چلے جا رہے ہیں اور جن چیزوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے دوری ہوسکتی ہے وہی چیزیں ہم اپناتے جا رہے ہیں مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، فطرانہ، سجدۂ تلاوت، تلاوتِ قرآن کریم، درود شریف، نوافل، معاملات کی صفائی، معاشرہ کی بہتری، اَخلاق کی عمدگی، عقائد کی دُرستگی، حقوق کی ادائیگی اِن ہی چیزوں سے ہم دور ہوتے جا رہے ہیں۔

اور جو چیزیں حق تعالیٰ سے دوری کا ذریعہ ہیں وہ اپناتے جا رہے ہیں مثلاً ٹی وی میں ڈرامے دیکھنا، غلط صحبت اور غلط دوستیاں لگانا، دوسروں پر زیادتیاں کرنا، مال چھیننا، ظلم کرنا، کسی کی برائی کرنا، جھوٹ بولنا، گالی نکالنا، علمائے کرام کو بُرا بھلا کہنا، بچّوں کی دینی تربیت نہ کرنا، بدنظری کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ یہی تو چیزیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے دور کر رہی ہیں اِن ہی کو ہم اپناتے جا رہے ہیں۔ یہ ہماری بہت بڑی کمزوری، غلط فہمی، بے حسی، بے فکری اور سراسر لاپرواہی ہے۔ جب موت آئے گی تو دل کی آنکھیں کھل جائیں گی پھر کبھی کسی رنگ میں بھی دنیا میں نہیں آنا یعنی پھر مہلت نہیں ملے گی، اب اِس افسوس کو اپنے حق میں ختم کر سکتے ہیں۔ سب اختیاری کوتاہیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اِس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دیں آمین

ثُمَّ اٰمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

کشکول

قارئینِ کرام کے مراسلات سے مزیّن

نسخۂ کیمیا حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک حکیم سے کہا کہ مجھے گناہوں کا مرض ہے اگر اس کی دوا آپ کے پاس ہے تو مجھے عنایت کیجئے، یہاں پر یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چُننے میں مصروف تھا، اس نے سر اُٹھایا اور کہا شبلی! اِدھر آؤ میں اس کی دوا بتاتا ہوں: حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حسنِ اَخلاق کے بیج، یہ سب لے کر ریاضت (مجاہدہ) کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو، پیشانی کا عرق ان میں روز ملاتے رہو ان سب کو دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ، جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبّت کی تیز آنچ دینا جس وقت تیار ہو کر اُترے تو اس کو خوفِ خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جب سر اُٹھایا تو دیکھا کہ وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔ (اقوالِ اولیاء)

(**مرسلہ:** محمد شاہد عمران، احمد یوالا)

نیّت بھی باعثِ اجر ہے ایک صاحب نے گھر تعمیر کروایا اور اس میں روشن دان بھی رکھے، پھر اپنے گھر ایک بزرگ کو حصولِ برکت اور دُعا کی غرض سے لے گئے، بزرگ نے پوچھا: مکان میں روشن دان کیوں بنوائے؟ انہوں نے جواب دیا ان کے ذریعہ روشنی اندر آتی ہے۔ بزرگ نے کہا یہ نیّت کیوں نہ کی کہ اس کے ذریعہ اذان کی آواز آئے گی، روشنی اور ہوا تو یوں بھی آجاتی ہے۔ (حکایاتِ رومی ص:89)

(**مرسلہ:** ابوامۃ اللہ۔ لاہور)

ترازو کی وُسعت حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا مجھے وہ ترازو دِکھا دیجئے جس میں بندوں کے اعمال نامے قیامت کے روز تولے جائیں گے، اُن کو جب ترازو کا ایک پلڑا دکھایا گیا تو وہ اتنا وسیع تھا کہ مشرق و مغرب بھی اس میں آجائیں، اس کو دیکھ کر حضرت داؤد علیہ السلام بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا تو عرض کیا ''یا اللہ! کسی بندہ کے اتنے اعمال ہوں گے جس سے یہ پلڑا بھر جائے گا؟ ارشاد فرمایا: اے داؤد! اگر ہم بندے کے ایک چھوارے سے راضی ہو جائیں تو اس چھوارے کا ہی اتنا زیادہ ثواب دیں گے کہ ثواب سے یہ پلڑا بھر جائے گا۔ (تفسیرِ مظہری)

؎ نہیں ممکن ادا ہو حق تیری بندہ نوازی کا
اگر انسان سراپا بھی زبانِ شکر بن جائے

(**مرسلہ:** مولانا محمد عبید اللہ زاہد، سرگودھا)

حدیث: دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتیں: (1) بُخل (2) بُرے اَخلاق۔ (الادب المفرد:282)

دنیا کی زندگی... ایک امتحان گاہ

بیان
مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مولانا
مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

۲ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ
06/02/2011

بمقام جامعہ عبداللہ بن عمر سواگجو متہ نزد کاہنہ نو، لاہور

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ۔ ﴿آل عمران: 31﴾

"آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبّت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبّت فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا"۔

یہ زندگی اِک امتحان ہے:

ہمیں دُنیا کی چندروزہ زندگی ملی ہے تاکہ آخرت کی زندگی ٹھیک ہوجائے کیوں کہ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دین دیا ہے یہ ہمیں بتلارہا ہے کہ ہماری یہ پوری زندگی "امتحان گاہ" ہے ہم مسجد میں ہوں تب امتحان گاہ میں ہیں، گھر میں ہوں تب بھی امتحان گاہ میں ہیں کہ ہم سنّت کے مطابق کھا رہے ہیں یا نہیں؟ گھر والوں سے شریعت کے مطابق فیصلہ کررہے ہیں یا نہیں؟ اوراس امتحان کا نتیجہ آخرت میں سامنے آئے گا جب یہ دُنیا کی آنکھیں بند ہوجائیں گی اور آخرت کی اصلی آنکھ کھلے گی تو یہ چھوٹا سا عالَم (دُنیا) ہماری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جائے گا اور ایک بہت بڑا عالَم (آخرت) ہمارے سامنے آجائے گا۔

زندگی کو بنانے کا طریقہ:

اس دنیا کی زندگی کو بنانے کا طریقہ صرف ایک ہے وہ یہ کہ اپنی اس زندگی کو رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور آپ ﷺ کے طریقوں کے مطابق گزاریں۔

آج کل مسلمانوں میں ایک بہت غلط تصوّر پھیل چکا ہے کہ جب "سنّت" کا لفظ بولا جاتا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کی سنّتوں پر عمل کرنا چاہئے" تو بس پانچ، چھ چیزوں کو سنّت سمجھ لیتے ہیں مثلاً داڑھی رکھ لینا، شلوار ٹخنوں سے اُوپر کرلینا، سفر میں دُعا پڑھ لینا، عمامہ باندھ لینا وغیرہ۔

صرف داڑھی رکھنے سے دین دار نہیں بنتا:

جو شخص داڑھی رکھ لیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں سنّت کے مطابق زندگی گزار رہا ہوں اور جس نے داڑھی نہیں رکھی وہ سنّت کے مخالف ہے، حالاں کہ ہوسکتا ہے کہ وہ دوسرے کاموں میں تم سے زیادہ سنّت پر عمل کرتا ہو۔ ہمارے معاشرہ میں ایسی جہالت پھیل گئی ہے کہ جو داڑھی رکھ لیتا ہے اسے کہتے ہیں کہ یہ باشرع ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت داڑھی میں منحصر ہے۔ اور داڑھی رکھنے کے بعد چاہے چوریاں کرو، جھوٹ بولو، وعدہ خلافیاں کرو، حرام خوری کرو، گالم گلوچ کرو، لڑائی جھگڑے کرو، یہ بہت بڑی جہالت ہے۔ جو شخص داڑھی کٹاتا ہے بلاشبہ وہ گناہ کررہا ہے لیکن ہوسکتا ہے وہ تم سے زیادہ اچھی نماز پڑھتا ہو، تم سے زیادہ اچھے (طریقہ سے) روزے رکھتا ہو، تم سے زیادہ اچھی دعائیں کرتا ہو، مخلوقِ خدا کے ساتھ تم سے زیادہ اچھا برتاؤ کرتا ہو، اپنے بیوی بچوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا ہو۔ بلاشبہ داڑھی رکھنا بڑا ہی اجروثواب کا کام ہے اور داڑھی منڈوانا گناہ و ناجائز ہے اور سنّت کی صاف مخالفت

ہے۔لیکن پورے دین کو صرف ایک ہی چیز میں منحصر کر لینا یہ تو پرلے درجہ کی جہالت و گمراہی ہے۔

دین زندگی کا دستور ہے:

سنّت کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ چند چیزوں پر عمل کر لو تو بس سنّت پر عمل ہو گیا بلکہ سنّت پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پورے دین پر عمل کرنا، صرف نماز پڑھ لینے سے یا حج کر لینے سے آدمی دین دار نہیں بنتا بلکہ دین دار اس کو کہیں گے جو پورے دین پر عمل کرتا ہو۔اور دین چند چیزوں کا نام نہیں بلکہ دین تو پورا نظامِ زندگی ہے، پوری زندگی کا دستور و طریقۂ حیات ہے، اور دین تو زندگی کا راستہ و طرزِ زندگی کا نام ہے۔

اسلام عالم گیر مذہب ہے:

اسلام نے ہمیں صرف مسجد کی تعلیم نہیں دی بلکہ اسلام نے ہمیں گھر کی، بازار کی، عدالت کی، حکومت و سیاست کی، بلکہ لڑائی اور دوستی کی بھی تعلیمات دی ہیں، ہر چیز ہر کام کے اندر کچھ اُصول و قاعدے ہیں۔ہر مسلمان جہاں، جس وقت، جس حالت میں ہے اس وقت کے لئے شریعت کی کچھ ہدایات واصول وضوابط ہیں جن کے مطابق اُسے اپنی زندگی گزارنی ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ہم ہر وقت امتحان گاہ میں ہیں۔دوسری بات یہ کہ ہم جہاں بھی ہوں ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی کچھ ہدایات واَحکامات لاگو ہوتے ہیں۔جس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ ہم ہر وقت ڈیوٹی پر ہیں یہاں تک کہ اگر آپ کھیل کے میدان میں ہیں تو اس وقت بھی ڈیوٹی پر ہیں کہ نماز قضاء نہ ہو، گالم گلوچ نہ ہو، کسی کو تکلیف نہ دے وغیرہ۔کیوں کہ حدیث میں ہے کہ" کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ وزبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں"۔[مشکوٰۃ]

جب آپ سے کسی کو تکلیف نہ ہوگی تو اس کا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ معاشرہ میں امن وامان اور آپس میں محبّتیں پیدا ہوں گی کیوں کہ بدامنی تب ہی پھیلے گی جب آپ بدزبانی و لڑائی جھگڑا کریں گے۔

باہمی محبّت پیدا کرنے والے دو عمل:

بخاری شریف کی حدیث کے مطابق دو اعلیٰ درجہ کے عمل ہیں کہ جس سے آپس میں محبتیں پیدا ہوں گی: (1) دوسروں کو کھانا کھلانا (2) سلام کرنا، چاہے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

حدیث کی وضاحت:

کھانا کھلانے کا صرف یہی مطلب نہیں کہ گھر بلا کر کھلائے بلکہ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ کچا راشن، کچی چیزیں اس کے گھر بھیج دے، اور اس سے بھی اعلیٰ درجہ کی دعوت یہ ہے کہ اُسے ہدیہ کے طور پر نقد پیسے پیش کر دے کیوں کہ اس میں اس کے لئے یہ آسانی ہوگی کہ جس وقت اور جو چیز اس کا دل چاہے گا وہ کھا سکے گا۔اور دوسرا کام جس سے آپس میں محبتیں پیدا ہوں گی وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سلام پیش کرے چاہے اس سے واقفیت ہو یا نہ ہو اس سے آپس کی دوریاں ختم ہوتی چلی جائیں گی اور آپس میں محبت و بھائی چارہ پیدا ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہمیں مکمل شریعت پر عمل کرنے کی توفیق دیں۔آمین

کیا دین میں تنگی اور دشواری ہے؟

از افادات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ارشادِ ربّانی ہے کہ: ”اگر دینِ حق اُن کے خیالات کے تابع ہو جاتا تو تمام آسمان اور زمین میں فساد برپا ہو جاتا۔“ ﴿المؤمنون: 71﴾

تنگی کے دو درجے ہیں: 1 ایک تو یہ کہ قانون کی پابندی کرنا پڑتی ہے اور یہ دشوار ہے۔

2 ایک یہ کہ خود قانون ہی سخت ہے۔

اسلام میں کون سی دشواری ہے؟ آیا یہ کہ خود قانون کی پابندی کرنا پڑتی ہے تو تسلیم ہے کیوں کہ اس میں ضرور دشواری ہوتی ہے خواہ کتنا ہی آسان قانون ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً جو لوگ عدالت میں نوکر ہیں اور ان کا وقت دس بجے سے ہے تو کیا کبھی یہ پابندی دشوار نہیں ہوتی، ضرور ہوتی ہے اور اس وقت کہتے ہیں کہ نوکری بڑی ذِلت کی چیز ہے مگر اتنی ہی بات پر اس کو کبھی نہ چھوڑا، تو جب قانون کی پابندی ہوگی اس میں دشواری ضرور ہوگی۔ اس میں اسلام کی کیا تخصیص ہے یہ دُشواری تو سب کاموں میں ہے حتیٰ کہ کھانے میں بھی ہے، کوئی اپاہجوں سے پوچھے کھانا کتنا مشکل کام ہے۔ تو قانون کی پابندی سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا، پھر اسلام ہی پر اعتراض کیوں ہے؟ مگر دین میں ایسی کوئی دشواری نہیں کہ قانون سخت ہو۔

قانون کی سختی تو وہ ہے کہ اگر اس کو سب بھی مان لیں تب بھی دشواری پیش آئے گی مثلاً چھٹانک بھر سے زیادہ کوئی کھائے تو پھانسی ہوگی، یہ ایسی سخت بات ہے کہ اگر سب عمل کرنے کا ارادہ کریں تب بھی سب کو تکلیف ہو اور **ایک دشواری اس طرح کی ہے** کہ قانون تو نرم ہے اور علامت اس کی یہ ہے کہ اگر سب اس پر عمل کرنے لگیں تو کسی کو بھی دشواری پیش نہ آئے، لیکن اس میں ایک خاص عارض سے سختی پیش آجائے، وہ عارض یہ ہے کہ زیادہ آدمی اس پر عمل نہیں کرتے، پس جب تھوڑے آدمی عمل کریں گے تو اس کو سختی نہ کہیں گے بلکہ اس سختی کا منشاء تو ان باغیوں کی بغاوت ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ ہے کہ دروازہ بند اور مقفل کر دیا گیا اور آپ نکلنے کے لئے دوڑے ہیں، اصل چیز ہمت تھی کہ باوجود قفل (تالے) لگے رہنے کے دوڑے اور آخر قفل (تالے) ٹوٹ کر سب دروازے کھل گئے اور اگر نہ بھی کھلتے ربّ تعالیٰ یہ تو دیکھیں گے کہ یہ تو دوڑا، ٹکر بھی لگ گئی اتنے پر بھی فضل ہو جائے گا۔ اب بتائیے اس میں کون سی مشکل چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (الحج: 78)

”اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے دین میں تنگی نہیں فرمائی۔“

مرسلہ: جناب محمد حسنین صاحب، لاہور

فتنوں سے بچاؤ کا
آسان حل

موسلہ
محمد قاسم میوانی
لاہور

سورج کی آمد (طلوع) ہونے سے ہی اس کائناتِ رنگ و بو میں ہر طرف اُجالا ہی اُجالا پھیل جاتا ہے اور عالمِ کون و مکان سے اندھیرا کوچ کر جاتا ہے اور انسان کو کسی بھی جگہ تاریکی کی وحشت نظر نہیں آتی۔ گلشن ہو یا صحرا، آبادی ہو یا کہ ویرانہ غرض کہ تنہا سورج ہی اپنی کرنیں پھیلاتا ہے پھر جوں جوں دن بھر کا تھکا ماندہ سورج آرام کی غرض سے ڈھلتا جاتا ہے تو اندھیرا اپنا ڈیرہ جمانا شروع کر دیتا ہے اور تاریکی وحشت زدہ کرنے لگتی ہے، ہر طرف ظلمت ہی ظلمت (اندھیرے) کا دور دورہ ہو جاتا ہے، تو پھر انسان مصنوعی روشنی پیدا کرنے والے آلات کو استعمال میں لاتا ہے، کوئی دیا جلاتا ہے، کوئی شمع روشن کرتا ہے اور کہیں برقی قمقمے اپنی نور برساتی روشنی سے تاریکی دور کرتے ہیں، گویا کہ انسان سورج کے بعد ان چیزوں کا محتاج ہو جاتا ہے اور اگر کسی کو یہ چیزیں میسر ہوں تو ٹھیک ورنہ پھر وہ تاریکی میں مبتلا رہتا ہے۔

اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم ذرا غور کریں تو ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ''کہ اس دور میں اسلام پر آسانی کے ساتھ کیسے عمل کیا جائے جب کہ ہر طرف فتنے ہی فتنے سر اُبھار رہے ہیں اور بے دینی کا بازار گرم ہے'' حل ہوتا نظر آتا ہے، کیوں کہ صحرائے عرب سے طلوع ہونے والے ماہ تاب کو اس جہاں سے رُخ پھیرے ہوئے تقریباً چودہ صدیاں گزر چکی ہیں، اس وقت کے بعد سے مسلسل کفر و گم راہی کا اندھیرا پھیل رہا ہے، چوں کہ یہ قربِ قیامت کا زمانہ ہے اس لئے اس میں فتنے اپنے عروج پر ہیں، لہٰذا اگر ہم دین پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو شب و روز کلام اللہ کی صدائے بازگشت سے معطر مکتب، قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ کی خوشبو پھیلانے والے مدارس اور دینی حلقے اور اللہ والوں کی خانقاہوں کے دامن میں پناہ لینا ہوگی کیوں کہ یہی دین کے چراغ اور دیئے ہیں اور یہی روشنی کے وہ قمقمے اور چراغ ہیں جو کفر و ضلالت کی تاریکی کو کافور کر دیتے ہیں۔ اور اگر ہم نے وقت کی نزاکت سے فائدہ نہ اُٹھایا اور ان روشن چراغوں تلے پناہ حاصل نہ کی تو کفر و ضلالت اور بے دینی کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہمیں اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور ہم ان فتنوں اور سازشوں کے سیلاب میں بہتے چلے جائیں گے۔

الامان والحفیظ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

حدیث: کسی مؤمن کو لعنت کرنا ایسا ہے جیسے اُسے قتل کرنا۔ (الادب المفرد: 763)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْن.

قرآن وحدیث میں خودکشی کے احکام

وعیدیں اور نمازِ جنازہ

قرآن پاک میں حق تعالیٰ جلّ شانہٗ نے فرمایا ہے کہ "اپنی جانوں کو قتل مت کرو"۔ ﴿النساء: 29﴾ دوسری جگہ فرمایا ہے: "اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو"۔ ﴿البقرۃ: 195﴾

اِن آیات اور دیگر قرآنی اَحکامات اور احادیث کے ذخیرے کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی جان کی حفاظت اور خودکشی سے بچنا لازمی چیز ہے۔ خودکشی کرنا آزمائش سے بچنے کی بزدِلانہ کوشش ہے اور قضا اور قدر کی مخالفت ہے، ہماری جان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے، خودکشی کرنے والا خیانت کے بڑے گناہ کا مرتکب ہے۔ بعض مشرک قومیں خودکشی کو برکت والا کام سمجھتی رہی ہیں جب کہ اِسلام میں یہ بُرا فعل نہ صرف حرام بلکہ اِنتہائی درجے کی ذِلّت اور گھٹیا پن ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے اپنی سچّی تعلیمات کے ذریعے اِس بُرے کام کو مٹایا جس کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ ہے کہ خودکشی کی وارداتیں بہ نسبت دوسری قوموں کے مسلمانوں میں کم سے کم ہیں۔

از مدیر
ماہ نامہ علم وعمل
لاہور

خودکشی کرنے پر سخت وعیدیں احادیثِ صحیحہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کرنے سے متعلق سختی سے منع فرمایا ہے۔ **حدیث شریف** میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ گرتا رہے گا اور اس میں ہمیشہ رکھا جائے گا، اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا تو اُس کا زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کے اندر (ہمیشہ) اس کو پیتا رہے گا، اور جو شخص ہتھیار سے خودکشی کرے گا تو اُس کا ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا جس سے وہ اپنے پیٹ کو جہنم میں (ہمیشہ) چاک کرتا رہے گا"۔ [بخاری ح: 5442 ومسلم ح: 109 وترمذی]

حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی (دنیا میں) اپنا گلا گھونٹے گا وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو کوئی (دنیا میں) اپنے آپ کو نیزہ مارے گا تو اسی طرح آگ میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارا کرے گا"۔ [بخاری] **مطلب یہ ہے کہ** جس طرح کوئی اپنے آپ کو حرام موت مارے گا دوزخ میں بھی اس کو ویسی ہی سزا ملے گی۔

اپنا ہاتھ کاٹ کر خودکشی کرنے والا **پہلا واقعہ** جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے حق میں اپنی سزا (بذریعہ خودکشی) کبھی تجویز نہ کیجیے۔ (مدیر)

کہ ”پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے ہاتھ میں زخم ہوگیا تھا اس نے بے صبری کا مظاہرہ کر کے چھری لی اور اس سے اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا نتیجہ یہ ہوا کہ خون تھم نہ سکا یہاں تک کہ وہ مرگیا۔ اللہ ربّ العزّت نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے میں مجھ سے بھی جلدی کی اِس لئے میں نے اِس پر جنّت حرام کردی“۔ [بخاری، ح:3276]

دوسرا واقعہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی تو اُن کی قوم کے ایک شخص نے بھی اُن کے ساتھ ہجرت کی، مدینہ پہنچ کر وہ بیمار ہوا اور بے صبری کی حالت میں اس نے اپنے تیر سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے، دونوں ہاتھوں سے اتنا خون جاری ہوا کہ وہ مرگیا، چند روز کے بعد حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے اُس کو خواب میں خوش گوار حالت میں دیکھا مگر اُس نے اپنے ہاتھ چھپا رکھے تھے، پوچھا حق تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ بولا کہ میں نے جو اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی وہ عمل مقبول ہوا اور اُس کے واسطے سے میری مغفرت ہوگئی، پھر حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہاتھ کیوں چھپا رکھے ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھ سے کہا گیا تھا کہ ہم تیری اِس چیز کو ہرگز درست نہ کریں گے جو تو نے خود خراب کی۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اپنا یہ خواب جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم سے بیان کیا۔ یہ خواب سُن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے یہ دعا کی ”الٰہی! اُس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے“۔ [مسلم شریف] **فائدہ** اِس حدیث سے ہجرت کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ جس کی برکت سے اُس کی بخشش ہوگئی اور پھر اس کو مزید تحفہ یہ ملا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کی دُعا کی بدولت مُعافی ہوگئی۔

خودکشی ایک سنگین جرم ہے کفر اور شرک کے سوا کوئی دوسرا بڑا گناہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، بڑا بدنصیب ہے جو خودکشی کر کے غیر معیّنہ مدّت (لمبے عرصے) کے لئے اپنے آپ کو دوزخی بنالیتا ہے۔ اگر مسلمان ہوگا تو عقیدۂ توحید ایک نہ ایک دِن دوزخ سے نجات دلادے گا۔

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم قَاتِلِ نَفس یعنی خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھایا کرتے تھے۔ روایت میں ہے کہ ”ایک شخص بیمار ہوا کچھ دنوں بعد اس کی موت کی خبر مشہور ہوئی، اُس کے ہمسائے نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم! فلاں شخص مرگیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا تمہیں

کیسے معلوم ہوا؟ بولا میں خود اُس کو دیکھ کر آیا ہوں۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: وہ نہیں مرا۔ ہمسایہ چلا گیا۔ پھر اُس کے مرنے کی خبر مشہور ہوئی، ہمسائے نے آکر پھر وہی کہا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے بھی وہی جواب فرمایا۔ وہ واپس چلا گیا پھر اُس کے مرنے کی خبر مشہور ہوئی، مریض کی بیوی اُسی ہمسائے سے کہنے لگی ذرا جاکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو اس کی خبر کردو۔ اب ہمسایہ دیکھنے کے لئے گھر پہنچا وہاں کیا دیکھتا ہے کہ اُس نے تیر کی نوک سے اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ اب وہ پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم! اب تو وہ واقعی مر گیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ بولا کہ میں خود اُسے دیکھ کر آیا ہوں کہ اُس نے تیر سے اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا اُس نے خودکشی کی ہے تو میں اُس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ [ابوداود]

فائدہ خودکشی کرنا کسی حالت میں کسی کے لئے حلال نہیں۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خودکشی سے توبہ کامل ہوجاتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کرتے تھے، مگر یہ خیال صحیح نہیں۔ امام ابنِ جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ وغیرہ کے لئے قتلِ نفس کا حکم دیا گیا تھا جیسا کہ قرآن پاک میں بھی ہے **فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ**۔ ﴿البقرۃ:54﴾ مگر اِس اُمّت کو اس قسم کے اقدام سے سختی سے منع کیا گیا ہے **وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ** کہ "تم خودکشی نہ کرو"۔ ﴿النساء:29﴾ اِس لئے کبھی خودکشی کے بارے میں نہ سوچنا چاہئے۔ اور جو اِس قسم کی سوچ رکھتے ہیں انہیں سمجھا دینا چاہئے۔

جب کوئی خودکشی کر بیٹھے تو ہمیں چار کام کام کرنے چاہئیں **1** اس کی تجہیز وتکفین اور نمازِ جنازہ وغیرہ حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ **2** اس کے لئے خوب دُعائیں اور ایصالِ ثواب کرنا چاہئے۔ **3** ہم اس کام میں اس کی اتباع نہ کریں۔ **4** بڑے عالم یا مفتی صاحب کو اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے بُرے کام سے بچائیں۔ آمِیۡن ثُمَّ آمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

- نیویارک ٹائمز، امریکہ 9/اگست 1991ء کی اِشاعت میں لکھتا ہے کہ امریکہ میں تربیتی کتابوں میں سب سے زیادہ بکنے والی کتاب خودکشی کے مختلف طریقوں کے بارے میں ہے۔
- 1968 عالمی ادارۂ صحت کے مطابق خودکشی میں پہلے آٹھ نمبر پر رہنے والے ممالک کے نام یہ ہیں:

1 مغربی جرمنی 2 آسٹریا 3 کینیڈا 4 ڈنمارک 5 فن لینڈ 6 ہنگری 7 سویڈن 8 سوئزرلینڈ

اِرشاداتِ اکابر

مولٰینا محمد عمر فاروق صاحب۔ لاہور

اُصول وقواعد کی پابندی میں راحت ہے

حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ’’ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ جس طرح ہم نقشہ جما کر لائے ہیں اور جو ہمارے ذہن میں ہے دوسرا ذرا بھی اِس کے خلاف نہ کرے، اِس کے دوسرے معنٰی یہ ہیں کہ ہماری غلامی کرو، جو ہم کہیں اِس کے خلاف مت کرو۔ کیا یہ کام لینے کا طریقہ ہے، یہ تو اچھی خاصی حکومت کرنا ہے، بے اصول معاملہ تو چھوٹوں کے ساتھ بھی بُرا ہے، یہی نہیں کہ چھوٹے ایسی بات نہ کریں جس سے بڑوں کو رنج وتکلیف ہو بلکہ بڑوں کو بھی ایسی کوئی بات نہ کرنا چاہئے جس سے چھوٹوں کو تکلیف پہنچے، شریعت میں تو (آدمی تو بڑی چیز ہے اور وہ بھی مسلمان) جانوروں اور کافروں کے حقوق کی بھی تعلیم ہے، اس کا آج کل قطعاً خیال نہیں کہ ہم سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اپنی غرض، اپنا کام ہر شخص پورا کرنا چاہتا ہے دوسرے کا چاہے کچھ حشر ہو اور چاہے اس کا کام اصول اور قاعدہ کے خلاف ہی ہو اور دوسرے کا اصول وقواعد کے مطابق۔ لیکن ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ جس طرح ہم چاہتے ہیں کام اسی طرح ہو، کیا ایسی بات سے دوسرے کو رنج نہ ہوگا؟ تکلیف نہ پہنچے گی؟ اگر اصول وقواعد کی پابندی کی جائے تو اِس میں ہر ایک کے لئے راحت ہی راحت ہے‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الامت 159/1)

زندگی کا محاسبہ

حضرت مولٰنا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ علم کا سب سے پہلا اور اہم تقاضہ یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی کا احتساب (محاسبہ) کرے، اپنے فرائض اور اپنی کوتاہیوں کو سمجھے اور ان کی ادائیگی کی فکر کرنے میں لگے لیکن اگر اس کے بجائے وہ اپنے علم سے دوسروں ہی کے اعمال کا احتساب اور ان کی کوتاہیوں کو شمار کرنے لگے اور اپنی کوئی فکر نہ ہو تو یہ کام اہلِ علم کے لئے اچھا نہیں ہے‘‘۔ (ملفوظات حضرت مولٰنا محمد الیاس ص 11)

بدعت بُری چیز ہے

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولٰنا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ’’یقین کیجئے کہ عبادات کا جو طریقہ رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین نے اختیار نہیں کیا وہ دیکھنے میں کتنا ہی دلکش اور بہتر نظر آئے وہ اللہ تعالٰی اور اُس کے رسول ﷺ کے نزدیک اچھا نہیں ہے‘‘۔ (آثار مفتیٔ اعظم پاکستان ص 72)

ہر ایک کے مناسب اُس کا کام

حکیم الاسلام حضرت مولٰنا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ’’خالص طبعی جذبات کی پیروی کرنا حیوان کا کام ہے اور طبعیات سے کلی طور پر باہر رہ کر صرف عقلِ کلی کی پیروی کرنا فرشتوں کا کام ہے، لیکن طبعیات کو اپنی حالت پر قائم رکھ کر عقلی شعور کے ساتھ ساتھ عقل کی ماتحتی میں کام انجام دینا اور حدود سے تجاوز نہ کرنا انسان کا کام ہے‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الاسلام ص 72)

حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب، لاہور

نام ونسب: نام عمّار، کنیّت ابوالیقظان والد کا نام یاسر، والدہ کا نام سمیّہ۔

قبولیتِ اسلام: حضرت عمار رضی اللہ عنہ ابتدأً اسلام لانے والوں میں سے ہیں، اُس وقت اسلام قبول کیا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ صرف پانچ غلام اور دو عورتوں نے اسلام ظاہر کیا تھا اور تقریباً تیس سے زیادہ وہ اصحاب تھے جو دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے مگر مشرکین کے خوف سے اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔(اُسد الغابۃ 44/4)

آزمائش واستقامت: حضرت عمار رضی اللہ عنہ بے یارومددگار اور غریب الوطن تھے، دنیاوی وجاہت وطاقت بھی حاصل نہ تھی، والدہ ماجدہ حضرت سمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس وقت تک بنی مخزوم کی غلامی سے آزاد نہیں ہوئی تھیں تو مشرکین نے ان کو اور ان کے خاندان کو لاچار ومجبور دیکھ کر سب سے زیادہ ظلم وستم کا نشانہ بنایا، ہر طرح کی اذیتیں دیں، عین دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر لٹایا، دہکتے ہوئے انگاروں سے جلایا اور گھنٹوں پانی میں غوطے دیئے لیکن کلمۂ توحید نے کچھ ایسا اثر کردیا تھا کہ ان تمام سختیوں کے باوجود ان کو اسلام سے نہ ہٹا سکے۔(طبقات ابنِ سعد ج نمبر1)

خدمات: غزوۂ بدر سے غزوۂ تبوک تک تمام اہم معرکوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور خوب دادِ شجاعت دی۔

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی بہت سی جنگوں میں حصّہ لیا، جنگِ یمامہ میں ان کا ایک کان بھی شہید ہوگیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے 20ھ میں ان کو کوفہ کا گورنر بنایا، ایک سال نو ماہ تک نہایت خوش اسلوبی اور ہوشیاری کے ساتھ فرائض انجام دیئے۔

جنگِ جمل اور صفّین دونوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرف دار تھے۔

اَخلاق: حضرت عمار رضی اللہ عنہ اعلیٰ اَخلاق کا نمونہ تھے۔ جفاکشی، استقامت اور حقّانیت جیسے عمدہ اوصاف کے مالک تھے، ورع وتقویٰ کے باعث سکوت (فضول باتوں سے خاموش رہنا) ان کا خاص شعار تھا، فتنہ وفساد سے ہمیشہ پناہ مانگا کرتے تھے، لیکن اللہ ربّ العزّت نے سب سے بڑے فتنہ میں اُن کا امتحان لیا اور کامیابی کے ساتھ اُن کو حق کا طرف دار بنادیا۔(طبقاتِ ابنِ سعد)

کوفہ کے گورنر ہونے کے باوجود سادگی کا یہ عالَم تھا کہ خود بازار سے سودا سلف خریدتے اور اپنی کمر پر لاد کر لے آتے، اسی طرح تمام کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔

حدیث: آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو اِس سے باہمی محبت پیدا ہوگی۔[الادب المفرد: 594]

اُن کا ہر قدم صرف ربّ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی میں اُٹھتا تھا، جنگِ جمل اور صفّین میں درحقیقت اسی مقصد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماتحت لاکھڑا کیا تھا۔

شہادت: جنگِ صفّین میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ دودھ کے چند گھونٹ گلے سے اُتارتے ہوئے بولے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ دودھ کا یہ گھونٹ تیرے لئے دنیا کا آخری توشہ ہے اور یہ کہتے ہوئے صفوں میں گھس گئے کہ آج میں اپنے دوستوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا"۔ (طبقاتِ ابنِ سعد)

مخالف لشکر میں ابوغادیہ مُزنی نے نیزہ مارا جس سے گر پڑے اور دوسرے شخص نے سر کو تن سے جدا کردیا اور آپ شہید ہوگئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہی خون آلود کپڑوں کے ساتھ 91 برس کی عمر میں اس حامیِ حق کو کوفہ کی سرزمین میں دفن کیا اور آپ پہلے صحابی تھے جو کوفہ کی سرزمین پر مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

بقیہ: فحاشی اور بے حیائی۔ لمحہ فکریہ!

اور اہلِ قلم مجلّات و اخبارات کے صفحات پر "ہوشیار باش" کی صداؤں کو عام کرنے لگیں تو اس سے عام لوگوں میں انسدادِ فواحش کا جذبہ بیدار ہوگا۔ 3 بے دینی اور فحاشی کی روک تھام کے لئے ان اداروں پر دباؤ ڈالنا بھی بہت ضروری ہے جو اس کے پھیلانے اور عام کرنے میں سرگرم ہیں قطع نظر اس کے کہ پسِ منظر میں کون سی قوّتیں کارفرما ہیں، ان اداروں پر دباؤ ڈالنے کی ایک صورت تو یہ ہوسکتی ہے کہ شہر کے معزّزین ان اداروں سے مل کر انہیں اپنے جذبات سے آگاہ کریں، اور ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ قانون ہاتھ میں لئے بغیر جمہوری طریقے سے ان اداروں کے سامنے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا جائے۔ 4 اسمبلیوں میں دینی ذہن رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، بے حیائی اور بے دینی کی موجودہ لہر کے خلاف اس قومی پلیٹ فارم سے بھی مؤثر آواز بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے نزدیک اس کا حل سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ دردِ دل رکھنے والے مسلمانانِ پاکستان گناہوں کی فضا کے خلاف سراپا احتجاج بن جائیں۔ ان صداؤں کا زیادہ نہ سہی کچھ تو ضرور اثر پڑے گا اس لئے کہ ہم سب کو یہ حقیقت یاد رکھنی چاہئے کہ جس مسلم معاشرہ میں برائی کے خلاف آواز اُٹھانے والے نہ رہیں قدرت کی طرف سے تباہی میں پھر زیادہ دیر نہیں لگتی۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

مجرّب نسخہ برائے اضافۂ رزق

فجر کی دو سنّتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے 100 بار یہ کلمات پڑھیے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

قالہ بعض العاملین

بقیہ: فہمِ قرآن

توراۃ کو بھی پھینک دیا اور انجیل کو بھی پھینک دیا یعنی نہ مانا۔

آج بھی آپ ﷺ کی آمد کی بشارتیں ان کی کتابوں میں موجود ہیں اس کے باوجود پادریوں نے بڑی تحریفات (تبدیلیاں) کی ہیں یہاں تک کہ ان کتابوں کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

انجیل برنباس: ایک انجیل برنباس ہے اس کا اُردو ترجمہ میرے پاس موجود ہے، اس کے بارے میں پادری کہتے ہیں کہ یہ کتاب ہماری نہیں ہے۔ کیوں تمہاری نہیں ہے؟ برنباس تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صحابی ہے اور متی، لوقا، مرقس اور یوحنا یہ تابعی ہیں، تو تابعیوں کی انجیلیں تو منظور ہیں اور صحابی کی انجیل منظور نہیں، یہ کیا بات ہوئی؟

حقیقت یہ ھے کہ اس انجیل میں صاف صریح الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”لوگ مجھے ربّ کا بیٹا اور شریک بنائیں گے اور محمد رسول اللہ (ﷺ) آکے میری صفائی دیں گے“۔

بس ان الفاظ کی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ ہماری کتاب نہیں ہے، اس میں دو جگہوں پر صاف لفظ ہیں: ”محمد رسول اللہ (ﷺ)“۔

کیوں کہ اس سے عیسائیت پر کاری ضرب لگتی ہے، اس لئے کہتے ہیں کہ ہماری نہیں ہے۔

تو فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی کتابوں کو انہوں نے پسِ پُشت ڈال دیا“ اس طرح کہ گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں ہیں، حالاں کہ ان کے علم میں ہے کہ یہ کتابیں ہیں، ان میں ساری باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

سبق آموز نصیحت: ایک دن ابنِ سماک رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ ہارون الرشید کے پاس گئے، خلیفہ کو پیاس لگی، پانی مانگا اور وہ پانی پینے کو تھا کہ ابنِ سماک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امیر المؤمنین! ذرا ٹھہر جائیے، پہلے یہ بتائیے کہ اگر آپ کو پانی نہ ملے تو شدتِ پیاس میں آپ ایک پیالہ پانی کس قیمت تک خرید سکیں گے؟

ہارون الرشید نے کہا کہ آدھی سلطنت دے کر لے لوں گا۔ ابنِ سماک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: آپ پی لیجئے، جب وہ پانی پی چکا تو پھر کہا اگر یہ پانی آپ کے پیٹ میں رہ جائے اور نہ نکلے تو اس کے نکلوانے کے عوض آپ کیا خرچ کریں گے؟ خلیفہ نے کہا کہ باقی تمام سلطنت دے دوں گا۔ ابنِ سماک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

”بس! یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کا تمام ملک ایک گھونٹ پانی اور چند قطرے پیشاب کی قیمت رکھتا ہے، پس اس پر کبھی تکبّر نہ کیجئے اور جہاں تک ہو سکے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کیجئے“۔ تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ہارون الرشید پر اس بات کا بڑا اثر ہوا اور وہ دیر تک روتا رہا۔

(تاریخِ حُرّیتِ اسلام ص 155-156)

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

حرام کمائی کی چند صورتیں

حضرت مولٰنا محمد عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

رشوت: رشوت آج کل بہت عام ہے سب کو معلوم ہے کہ رشوت کا مال حرام ہے۔ رشوت کا نام ''ہدیہ یا تحفہ'' رکھ لیا جائے، تب بھی حرام ہی رہتی ہے، جو لوگ حکومت کے کسی جائز شعبے میں کام کرتے ہیں اور رشوت لیتے ہیں، اُن کی رشوت تو حرام ہے ہی تنخواہ بھی حلال نہیں اس لئے کہ جس کام کے لئے حکومت نے ان کو دفتر میں بٹھایا ہے وہ کام انہوں نے نہیں کیا رشوت لینے کے لئے ان کے اصول وقواعد کے خلاف کام کرتے ہیں جو کام کرنے والے کے لئے مقرر کئے ہیں۔

سود: سود کم ہو یا زیادہ، عوام سے لیا جائے یا کسی بھی ادارہ سے وہ سب حرام ہے اگرچہ اس کا نام ''نفع'' رکھ لیا جائے۔

حرام ملازمت: ہر وہ ملازمت حرام ہے جس میں گناہ کیا جاتا ہو، چوں کہ گناہ کرنا اور گناہ کی مدد کرنا دونوں حرام ہیں، اس لئے گناہ کی اُجرت بھی حرام ہے اور گناہ پر مدد کرنے کی اُجرت بھی حرام ہے۔

حرام تجارت: حرام چیزوں کی تجارت حرام ہے اور اس پر نفع بھی حرام ہے شراب، خنزیر، خون مردار گوشت، تصویریں، مورتیاں، اب سب چیزوں کی خرید وفروخت حرام ہے اور ان کی قیمت اور نفع بھی حرام ہے۔

قمار (جوا): جتنے بھی قمار کے طریقے ہیں گھوڑ دوڑ، زندگی کا بیمہ وغیرہ ان سب کی آمدنی بھی حرام ہے۔

لوٹ کا مال: غصب، چوری اور ڈاکہ زنی کے ذریعے جو کچھ حاصل کیا جائے وہ سب حرام ہے، لوگوں کو اغوا کر کے جو رقم حاصل کی جائے (بطورِ تاوان) وہ بھی حرام ہے۔

میراث: جو میراث شریعت کے مطابق تقسیم نہیں کی جاتی کہ جس وارث کے قبضہ میں جو مال آجاتا ہے وہی اپنا بنا کر بیٹھ جاتا ہے۔ مرنے والے کے بیٹے اپنی بہنوں کو اور ماؤں کو میراث نہیں دیتے اور چوں کہ میراث تقسیم نہیں ہوتی اس لئے یتیموں کے حصّہ کا مال بھی خُرد بُرد کر دیا جاتا ہے۔

دوسروں کا مال: شرعاً جو دوسروں کا مال ہے اس کو اپنی ملکیت اور کام میں لانا حرام ہے اور نفس کی خوشی سے جو مال نہ دیا گیا ہو اگرچہ دینے والے نے بظاہر کسی دباؤ میں خاموشی اختیار کر لی ہو وہ مال بھی حرام ہے۔

حرام کے شعبے بہت ہیں، ہر شخص اپنی آمدنی اور اخراجات کی فکر کرے۔

مقبول عبادت نہیں بے اکلِ حلال
ہے حکمِ خدا کہ کھاؤ تم طیّب مال

حدیث: جنّت میں وہ جسم داخل نہ ہوگا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔ [مشکوٰۃ ص: 243]

اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کو چمکانے کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ۔ ﴿البقرۃ:152﴾

''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا''۔ ذکر اللہ میں اگر یہی ایک وصف موجود ہو تو اس کے شرف وفضیلت کے لئے کافی ہے کہ ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ آسمانوں میں یاد کرتے ہیں۔

حدیثِ قُدسی: ''جو مجھے دل میں یاد کرے میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو کسی مجلس میں میرا ذکر کرے میں اس کا ایسی مجلس میں تذکرہ کرتا ہوں جو اُن سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کی مجلس)''۔ [بخاری و مسلم]

اے خُدا! عطا کردے مجھے توفیق اتنی
کہ ہر پل تیری حمد و ثنا کروں
نہ کوئی جائے لمحہ خالی تیری یاد سے
پُرنور ہو جائے دل میرا تیری یاد سے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی چمکانے والی چیز موجود ہے اور دلوں کو چمکانے والی چیز خدا تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (الوابل الصیّب)

زبان کا استعمال: زبان بدن کا سب سے عمدہ حصّہ بھی ہے اور سب سے بُرا حصّہ بھی ہے، کہتے ہیں کہ لقمان حکیم ایک حبشی غلام تھے، پہلی حکمت جو اُن سے ظاہر ہوئی یہ تھی کہ آقا نے کہا: اے غلام! یہ بکری ذبح کرو اور اس کے گوشت کا بہترین ٹکڑا ہمارے پاس لے آؤ، آپ دل اور زبان لے آئے، ایک بار پھر آقا نے کہا: کہ بکری ذبح کرو اور گوشت کا بدترین حصّہ کاٹ لاؤ، آپ پھر وہی دل اور زبان لے آئے، آقا نے وجہ پوچھی تو آپ نے جواب دیا کہ ''دل اور زبان دونوں درست ہو جائیں تو پورے بدن میں ان سے بڑھ کر اور کوئی حصّہ عمدہ نہیں اور اگر یہی خراب ہو جائیں تو ان سے بڑھ کر بدن کا اور کوئی حصّہ بُرا نہیں۔ لہٰذا زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نیکی اور جائز باتوں میں استعمال کرنا چاہیئے ورنہ خاموشی ہی بہتر ہے کیوں کہ **حدیث پاک** میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''خاموش رہنے سے اچھی بات کہنا بہتر ہے اور بُری بات کہنے سے خاموش رہنا بہتر ہے''۔ [بیہقی]

ماخوذ از تنبیہ الغافلین

مرسلہ بنتِ عارف توحیدی، پسرور

شوہر کی فرماں برداری کا ثواب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت نماز روزہ کی پابندی کرے، پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اس کو اختیار ہے کہ جس دروازے سے چاہے جنّت میں داخل ہو جائے''۔ [مشکوٰۃ] (**مرسلہ:** ہدایت اللہ صدیقی، کوئٹہ)

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ

فرما گئے محمد ﷺ دونوں جہاں کے ہادی
اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ
قربان جاؤں ان کے خُلقِ عظیم پر میں
طائف میں کھا کے پتھر دشمن کو بھی دُعا دی
مرے دستِ ناتواں میں وہی جام آگیا ہے
بَلَغَ الْعُلیٰ پکارے جسے پی کے شیخ سعدی
نام و نمود کے ان بھوکوں سے کوئی پوچھے
میلاد یاد رکھا سیرت ہے کیوں بھلادی؟
علم و عمل ، بصیرت اور دین سے محبت
پائی تھی جو سلف سے میراث سب گنوادی
جو شخص بھی نبوّت کا مدّعی بنے اب
کذّاب و لعنتی ہے ہر سو کرو منادی
بن کر نشانِ عبرت ہوا واصلِ جہنّم
دجّالِ قادیاں کو اللہ نے سزادی
اب دشمنانِ احمد ﷺ ہیں دندناتے پھرتے
ان کو لگام دے جو غیرت کہاں سلادی؟
اُٹھ جائیں نوجواں! اب ناموس کو ہے خطرہ
عامر کی پیروی ہو جس نے ہے جان لٹادی
آؤ اے نوجوانو! ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پر
قربان ہوں کہ پھر سے ہے وقت نے صدادی
اوقات دُشمنانِ احمد ﷺ کو ان کی عابد
کچھ غازیانِ ملّت نے خوب ہے دکھادی

خواتین کا علم و عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
ایک اعزاز

مرسلہ: اہلیہ مفتی عبید اللہ زاہد، سرگودھا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوۂ بدر کی رات نبی کریم ﷺ کچھ تلاش کر رہے تھے، میں نے عرض کیا کہ محبوبِ دو عالم ﷺ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا: کوئی کپڑا تلاش کر رہا ہوں تاکہ اسلام کا جھنڈا بنا کر لہرا سکوں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک دوپٹہ تھا میں نے آپ ﷺ کو وہ دوپٹہ پیش کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اعزاز عطا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے میرے دوپٹہ کو اپنے ہاتھوں سے اسلام کا جھنڈا بنا کر لہرایا۔

ماخوذ از سکونِ دل ص نمبر 173

جو جھنڈا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دوپٹہ سے بنایا گیا تھا یہ سیاہ رنگ کا تھا اس کا نام ''عقاب'' تھا اور یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ سیرتِ ابنِ ہشام ص: 48، سیرتِ حلبیہ حصہ دوم

زندگی مہلتِ عمل ہے

یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے قُرب حاصل کرنے اور اپنے کمالِ انسانی تک پہنچنے کا موقع دیا گیا ہے اور عمل اور جدو جہد کی ایک مہلت ہے جس کے بعد کوئی مہلت نہیں۔

(از افادات: حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص: 143)

جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ (الانعام: 120)

چہرہ
بھی پردہ میں داخل ہے

عورت کے پردے میں جسمانی ساخت، اُبھار اور زینت کی سب سے اہم جگہ اور مقام چہرے کا داخل ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں۔

سورۃ النّور میں خواتین کو براہِ راست خطاب کرتے ہوئے اپنی زینت نامحرم مردوں کے سامنے کھولنے سے منع کیا گیا ہے اور ساری دُنیا کے تمام مرد اور عورتیں اس پر متفق ہیں کہ عورت کی زینت، زیبائش، سنگھار، ناز و انداز کا اصلی مرکز صرف اور صرف "چہرہ" ہے۔

چہرہ ہی عورت کا وہ مقام ہے جس کی حفاظت پر ایک عام سی شکل وصورت والی عورت بھی اپنی زندگی میں سب سے زیادہ خرچہ کرتی ہے اور اس کو تروتازہ رکھنے اور زیادہ سے زیادہ خوب صورت نظر آنے کی تگ ودو میں اسی کا خیال رکھتی ہے، چہرہ اس پر لگا ہوا سر اور اس کے بال عورت کی اصلی زینت ہیں لہٰذا قرآن جب "زینت" نہ کھولنے کا حکم دے رہا ہے تو پھر اصلی "زینت" اس کا اوّلین مخاطب ہے۔ اس لئے عورت کو بناؤ سنگھار کر کے نامحرم مردوں کے سامنے آنا کسی طور پر جائز نہیں ہے۔ (از خواتین کا بناؤ سنگھار)

محمد ﷺ کی آبرو کا نگھبان کدھر ہے؟

شاعر: محمد سلمان حیدر قریشی، پشاور

مسلماں تو اِس جہاں میں بے شمار ہیں مگر
محمد ﷺ کی سنّت کا قدرداں کدھر ہے؟

بے چینی کے عالم میں مبتلا ہیں مسلمان
اسلام کے گلستان کا باغباں کدھر ہے؟

جو حضور ﷺ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت سمجھے
بتا اس دُنیا میں وہ مسلماں کدھر ہے؟

زر و مال کے دُنیا میں محافظ تو ہیں بہت
آیاتِ الٰہی کا نگہباں کدھر ہے؟

غالب ہے آج کیوں باطل کا یہ علم
دہل جائیں جس سے جہاں، وہ طوفاں کدھر ہے؟

حق کا نعرہ جس زباں سے ہو بلند
آج کی دُنیا میں وہ زباں کدھر ہے؟

لہو ہے سرد، ہمّت ہے شکستہ اور حوصلے ہیں مردہ
آج علی رضی اللہ عنہ کا وہ جذبۂ ایماں کدھر ہے؟

وہ نعرہ حق کے باطل کے حوصلے ہوں پست
تھرّا جائے جس سے آفتاب، وہ آتش فشاں کدھر ہے؟

مغلوب ہے اِس دور میں حق کی تہذیب
جس تمدّن سے ہو روشن دُنیا، مسلماں کی وہ پہچاں کدھر ہے؟

وہ عاشقِ رسول ﷺ جو اپنے نبی کے واسطے
جان نثار کرے، آج وہ جاں کدھر ہے؟

وہ غازی عِلم دین جو راج پال کا
سر قلم کرے، وہ مسلماں کدھر ہے؟

للکار کر آج پوچھتی ہے روئے زمیں مجھ سے
محمد ﷺ کی آبرو کا نگہباں کدھر ہے؟

حدیث: جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بُجھا دیا کرو۔ [ابوداؤد: 5247]

خواتین کا علم وعمل

ہر عورت (بلوغت سے موت تک) آن ڈیوٹی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم و خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

مرد کی طرح ہر عورت بالغ ہونے سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک آن ڈیوٹی ہے، لمحہ بہ لمحہ امتحان ہے۔ کہ بندی بندگی کر رہی ہے یا باعثِ شرمندگی بن رہی ہے۔ ایک دو کام کر لینے سے بندگی نہ ہوگی بلکہ دین کے ہر شعبہ میں عمدہ طریقہ سے سنّت کے مطابق احکامات پر عمل پیرا ہونا پڑے گا۔ پردہ بھی کرنا ہوگا، نماز کی پابندی بھی کرنی ہوگی۔ یہ نہیں کہ کچھ عرصہ کام کر لیے اب شادی ہوگئی، اولاد ہوگئی لہٰذا اب کام نہیں ہوتے، یہ سُستی ہے، لاپرواہی ہے۔ نفلی کام کچھ کم رہ جائیں، نہ ہوسکیں، چھوٹ جائیں تو اس میں پکڑ نہیں البتہ گناہ کے کام میں سُستی ہرگز زیبا نہیں ہے یعنی ہم مسلمان ہونے کے ناطے ہر وقت آن ڈیوٹی ہیں کسی وقت گناہ کی بات یا کام کرنے کی اجازت نہیں۔

مدیر

ماہنامہ علم وعمل لاہور

سبق آمیز واقعہ: ایک نیک مسافر کو جہاز میں شراب پیش کی گئی انہوں نے انکار کر دیا، جب افسر نے پوچھا کہ کیوں نہیں پیتے؟ انہوں نے کہا کہ پائلٹ کو پلا دیجئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ پائلٹ دورانِ پرواز شراب نہیں پی سکتا۔ مسافر نے وجہ پوچھی، جہاز والوں نے بتایا کہ وہ آن ڈیوٹی ہے، نشہ آور چیز (دورانِ فلائنگ) نہیں پی سکتا۔ مسافر نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں اور آن ڈیوٹی ہوں کہ ہمارے مذہب میں بالغ ہونے سے لے کر موت تک ہر گناہ سے بچنا ضروری ہے میں اس گناہ سے بچنے کا پابند اور آن ڈیوٹی ہوں، میں اس وقت شراب پینے کا گناہ نہیں کر سکتا۔ مسلمان مائیں بہنیں اور بیٹیاں توجہ فرمائیں! گناہ کا کام ہو یا بات ہم مسلمان ہیں ہمیں قصداً گناہ کرنا زیب نہیں دیتا۔ جب بندہ کسی کمرہ میں داخل ہوتا ہے تو مکمل داخل ہوتا ہے نہ کہ چند اعضاء کمرہ میں داخل کر کے خود پیچھے ہو۔ اسی طرح جب ہم اسلام میں داخل ہیں تو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونا چاہیئے، "آدھے تیتر آدھے بٹیر" کیوں بنے بیٹھے ہیں۔ ہر گناہ سے بچیئے، ہر ضروری کام کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ مع علمِ نافع و عملِ مقبول نصیب فرمائیں ثم آمین یا ربّ العٰلمین وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ محمدٍ وّآلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین۔

قبض... سب بیماریوں کی اصل اور جڑ

اجابت کھُل کر نہ آنے کو "قبض" اور طبّی زبان میں "اُمّ الامراض" یعنی سب بیماریوں کی ماں بھی کہا جاتا ہے۔ اجابت ہونے کے باوجود طبیعت مطمئن نہ ہو اور تقاضا محسوس ہو تو یہ بھی "قبض" میں شمار ہوتا ہے، ایسی کیفیت میں نیچے کے حصّے پر بوجھ اور دماغ پر وزن اور بھاری پن بھی محسوس ہوتا ہے، کبھی عارضی قبض کی بیماری یا شکایت بھی ہوتی ہے۔ مثلاً کئی لوگ نازک مزاج ہوتے ہیں کہ اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ مہمان ہو کر جائیں تو جگہ تبدیل ہونے کی وجہ سے بھی مکمل فارغ نہیں ہوتے یا بیت الخلاء صاف نہ ہو تو بھی یہ مسئلہ درپیش رہتا ہے۔

قبض کا تعلق غذا اور خوراک سے ہے۔ غذا نرم، معتدل، زود ہضم اور ہلکی ہے تو آسانی اور جلدی سے ہضم ہو جاتی ہے اور فراغت بھی بغیر کسی تکلیف اور زور کے خود بخود ہو جاتی ہے۔ ہر مرغن اور تیز مرچ مصالحہ والی خوراک دیر سے ہضم ہوتی ہے، خاص طور پر ہوٹلوں کا تیار کیا ہوا کھانا، کڑائی گوشت، غیر معیاری کھانا معدہ اور پیٹ میں مختلف بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اور اسی سے معدے کے ورم، السر، گیس اور قبض کا مرض بھی عام ہوتا جارہا ہے، اسی طرح آرام طلب زندگی، وقت بے وقت کھانا پینا، چائے کا زیادہ استعمال، نشہ کا استعمال، سبزیوں اور پھلوں کا کم استعمال بھی قبض پیدا کرنے کے عام اسباب ہیں، اسی طرح بچپن سے دودھ کا کم یا بالکل نہ استعمال کرنا بھی بڑا ہو کر قبض کی بیماری کا سبب بنتا ہے۔ رات کے کھانے کے بعد جتنا ہضم ہو سکے دودھ کا پینا بہت مفید ہے، صحت کے لئے سبزیاں کھانا بہت مفید ہے۔ ریشے دار غذائیں انسان کو صحت مند رکھنے کے لئے معاون ثابت ہوتی ہیں۔ ورزش اور پیدل چلنا قبض دور کرنے کا قدرتی علاج ہے۔ اسبغول کی بھوسی خالص دو چمچہ چائے ایک گلاس دودھ میں روزانہ رات کو لینے سے قبض دور ہوتی ہے۔ یاد رہے! کہ اسبغول کی بھوسی مسلسل نہیں لینی چاہئے بلکہ حسبِ ضرورت اور وقفے سے لیں۔

حکیم نذیر احمد شیخ، حیدرآباد ◎ 0300-9371907

عہدِ رسالت کے دو بچّے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مشہور صحابی اور بڑے صحابہ میں سے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں میدان میں میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا، میں نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب انصار کے دو کم عمر لڑکے ہیں... مجھے خیال ہوا کہ میں اگر قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے میری دونوں طرف بچے ہیں یہ میری کیا مدد کر سکیں گے۔

اِتنے میں اِن دونوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا چچا جان! تم ابو جہل کو بھی پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں! پہچانتا ہوں تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گالیاں بکتا ہے، اُس پاک ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جُدا نہ ہوں گا جب تک کہ وہ مر جائے یا میں مَر جاؤں، مجھے اس کے سوال اور جواب پر تعجّب ہوا، اتنے میں دوسرے نے بھی یہی سوال کیا جو پہلے نے کیا تھا اس نے بھی وہی کہا۔ اتفاقاً میدان میں ابو جہل دوڑتا ہوا مجھے نظر آ گیا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ تمہارا مطلوب وہ جا رہا ہے، دونوں یہ سن کر تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے ایک دم بھاگتے چلے گئے اور جا کر اس پر تلوار چلانی شروع کر دی یہاں تک کہ اس کو گرا دیا۔ [بخاری]

مرسلہ: قاری محمد مظہر حسین، منڈی جہانیاں

زندگی وہ ہے جو اِطاعت میں گزرے

اسکندرِ اعظم ایک مرتبہ ایک نہایت آباد اور زرخیز ملک میں پہنچا۔ وہاں ایک قبرستان سے گزر ہوا، اس نے دیکھا کہ ہر قبر کے سرہانے ایک پتھر لگا ہوا ہے، جس پر صاحبِ قبر کی عمر لکھی ہوئی ہے، کسی کی مدّت سال، کسی کی چار سال اور کسی کی دس سال۔ دس سال سے زیادہ عمر کسی کی نہیں لکھی تھی۔ اسکندرِ اعظم کو بڑا تعجّب ہوا کہ اس شہر کے لوگ بہت کم عمر میں فوت ہو جاتے ہیں، اس نے وہاں کے بزرگوں کو بُلایا اور سبب پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان مردوں کی عمریں تو بہت لمبی تھیں مگر ہمارے نزدیک عمر کے وہی دن قابلِ شمار ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اِطاعت اور اس کی یاد میں بسر ہوں۔ لہٰذا ان کی عمریں ان کی عبادت کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

(از طشتِ جواہر ص: 92)

حدیث: چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑی جماعت زیادہ کو سلام کرے۔ [ترمذی: 1001]

اپریل فول
کا آغاز کیسے ہوا؟

بچوں کا علم و عمل

''اپریل فول'' یکم اپریل کو منایا جاتا ہے، اس دن لوگ ایک دوسرے کا مذاق اُڑاتے ہیں اور دوسروں کو بے وقوف بناتے ہیں۔

اپریل فول کا آغاز کیسے ہوا؟ اس کے بارے میں مختلف روایتیں بیان کی جاتی ہیں:

1. فرانس میں سترھویں صدی سے پہلے سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوتا تھا اس ماہ کو رومی بہار کی دیوی ''وینس'' کی طرف منسوب کر کے مقدّس سمجھا کرتے تھے چوں کہ یہ سال کا پہلا دن ہوتا تھا اور موسمِ بہار کا موقع ہوتا تھا اس لئے وہ اس دن کو جشنِ مسرّت (خوشی) کے طور پر مناتے تھے اور اظہارِ خوشی کے لئے ایک دوسرے سے ہنسی مذاق بھی کیا کرتے تھے یہی چیز آگے چل کر ''اپریل فول'' کی شکل اختیار کر گئی۔ (از ہماری بدلتی تقدیریں)

از امِّ قانتہ، لاہور

2. یکم اپریل کو اسپین کا آخری اُموی بادشاہ اپنا محل ''الحمرا'' عیسائیوں کے حوالہ کر کے خود افریقہ چلا گیا۔ گویا سقوطِ غرناطہ یکم اپریل ہی کو ہوا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو اسپین سے بے دخل کرنے کے لئے عیسائیوں نے قتل و غارت گری کی با قاعدہ مہم چلائی، بہت سے مسلمانوں کو ملک سے نکال دیا گیا یا عیسائی بنا لیا گیا، مسلمانوں کی ایک خاصی بڑی تعداد کو دھوکہ سے بحری جہازوں میں سوار کیا گیا اس وعدے کے ساتھ کہ ان کو بہ حفاظت افریقہ کے ساحل پر اُتار دیا جائے گا... مگر جب جہاز سمندر کے درمیان پہنچا تو ان پر با قاعدہ حملہ کر کے سب کو ڈبو دیا گیا... یہ یکم اپریل ہی کا دن تھا چناں چہ اب یہ دن مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ (حوالہ بالا)

3. برِّ صغیر میں پہلی بار انگریزوں نے اپریل فول آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے ساتھ منایا۔ جب وہ رنگون جیل میں قید تھا تو انگریزوں نے صبح کے وقت بادشاہ سے کہا: یہ لو! تمہارا ناشتہ آ گیا ہے کھا لو! جب بہادر شاہ ظفر نے تھال پر سے کپڑا اٹھایا تو تھال میں اس کے بیٹے کا کٹا ہوا سر پڑا تھا جس سے بہادر شاہ ظفر کو سخت دھچکا لگا۔ انگریز اس لمحہ کو دیکھ کر محظوظ ہوئے اور خوب ہنسی مذاق کیا، پھر کہا ''شاہ جی! بُرا مت منانا آج تو اپریل فول ہے''۔ (روزنامہ انصاف یکم اپریل 2003)

اس لئے ہمیں ذرا سوچ سمجھ کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور غیر مسلموں کے اس گناہوں سے بھرپور تہوار کو ہرگز نہیں منانا چاہئے۔

حدیث شریف میں ہے ''پکا سچا مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔ [بخاری:10، مسلم:171]

کل نہیں... آج

مرسلہ
محمد فہیم عالم، لاہور

"بھائی بلال! سالانہ امتحان قریب آرہے ہیں، کیوں نہ ہم ابھی سے تیاری شروع کردیں تاکہ امتحان کے دنوں میں آسانی رہے، امتحان میں پوری پوری کتابوں کو دھرانا مشکل ہوجاتا ہے"۔ "آج تو کافی تھکاوٹ محسوس ہورہی ہے۔ ہم... ہم... کل سے شروع کریں گے" بلال نے اپنے ہم جماعت ناصر کی بات سن کر ادائے بے نیازی سے کہا۔ بلال نے کل کا کہہ تو دیا لیکن کل کبھی نہ آئی یہاں تک کہ امتحان سر پہ آگئے۔

"میاں صغیر احمد! یہ کیا تم نے ابھی تک دوکان بند نہیں کی؟ ارے بھائی نماز کا وقت ہوا ہی چاہتا ہے چلو! نماز پڑھنے چلتے ہیں"، "چچا سلیمان! ابھی تو گاہکوں کا رش بہت زیادہ ہے، میں کل سے نماز شروع کروں گا"۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی صغیر احمد نے سلیمان چچا کو ٹال دیا تھا۔ سلیمان چچا خاموشی سے سر جھکائے مسجد کی طرف چل دیئے، صغیر احمد ان کو مسجد کی جانب جاتے ہوئے دیکھتا ہوا عہد کررہا تھا کہ کل سے وہ ضرور نماز شروع کردے گا، لیکن اس کے آج نے اسے کل کی مہلت ہی نہ دی، وہ شام کو دوکان سے گھر جاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوگیا۔

اگر ہم اپنے گردو پیش اور اپنی زندگی کے شب و روز پر نظر دوڑائیں تو ہمیں محسوس ہوگا کہ ہم کس طرح غیر محسوس طور پر "کل" کے اندھے سراب کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ حالاں کہ لفظِ "کل" ہماری زندگی میں ایک دھوکہ ہے جسے ہم نے کام سے جی چرانے کے لئے بہانے کے طور پر تراشا ہوا ہے۔ "کل" کا لفظ تو ایسے لوگوں کے لئے ہے جو صبح سے شام تک خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں، ایسا پلاؤ جس کو وہ تمام عمر پکاتے تو ہیں لیکن کھا نہیں سکتے۔

اگر آپ آج کا کام کل پر چھوڑیں گے تو کل کا کام کب کریں گے؟ یاد رکھیے! آپ کا "آج" آپ کے "کل" کے لئے زادِ راہ (توشہ) ہے۔ عقل مندوں کے ہاں ہمیں "کل" کا لفظ نہیں ملتا، ہاں! بے وقوفوں کی جنتریوں میں یہ بکثرت ملتا ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے:

"گزشتہ کل تو فوت ہوچکا ہے، اور آئندہ کل کی تو صرف اُمید ہے اور کام تو آج ہی ہوسکتا ہے"۔ (ادب الدنیا والدین 149/1)

اس لئے اپنے آج کے لمحات کو غنیمت جانیے، کل کا کام آج کیجئے اور آج کا کام ابھی کیجئے اس لئے کہ آج تو آپ کے ہاتھوں میں ہے، جب کہ کل کا آپ کی زندگی میں آنا یقینی نہیں کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ کل آئے اور آپ نہ ہوں۔

حدیث: (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کُتا یا تصویر ہو۔ [مشکوٰۃ: ص 328]

درسِ حدیث

از مدیر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

1 قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَءَ بِالْکَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْہُ۔ [حلیۃ الاولیاء 199/8] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: ”جو سلام سے پہلے کلام کرے اس کو جواب مت دو“۔

2 قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَۃِ بَذْلُ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْکَلَامِ۔ [طبرانی فی الکبیر: ح 18321] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: ”مغفرت کے اسباب میں سے سلام کو عام کرنا اور گفتگو اچھی کرنا ہے“۔

3 قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا شَتَّتَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ۔ [ابنِ ابی حاتم فی الزہد عن انس، جامع الاحادیث: ح 23682] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے (صبح کی کہ) دنیا حاصل کرنا اُس کا مقصد تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو متفرق کردیتے ہیں یعنی پھیلا دیتے ہیں کہ اُن میں کھپتا رہتا ہے اور برکت نہیں ہوتی۔

آپ کے مسائل کے حل کے لئے

دینی مسائل پوچھنے ہوں یا دُنیاوی مسائل ومشکلات کے حل کے لئے مشورہ درکار ہو نیز خواب کی تعبیر اور بچوں، بچیوں کے اچھے دینی نام رکھنے ہوں تو یہ نمبر بذریعہ ”ماہ نامہ علم وعمل، لاہور“ (مدیر جامعہ کا نمبر) دیا جارہا ہے۔

عوام کی سہولت کی خاطر نیچے لکھا ہوا نمبر جاری ہوا ہے اِس لئے چند اُصولی باتیں مدِنظر رکھئے

1. اِس نمبر پر وراثت یا طلاق کے باریک مسائل نہ پوچھے جائیں۔
2. صبح دس بجے سے رات دس بجے تک نمازوں کے اوقات کے علاوہ فون کیا جاسکتا ہے۔
3. ہمیشہ مختصر بات کی جائے اگر لمبی بات کرنی ہو تو وقت لے لیا جائے یا ”وقت ہے یا نہ؟“ کا پوچھ لیا جائے۔ تاہم زیادہ مصروفیت کے وقت یا جہاں سگنل نہ ہوں فون بند رہتا ہے۔
4. اسی طرح بحث، دلائل، مناظرہ، فرضی، بات رمسئلہ بھی نہ پوچھا جائے۔
5. نیز معلومات مثلاً فلاں کا جنازہ کس نے پڑھایا تھا وغیرہ کے متعلق بھی سوالات نہ کئے جائیں۔

نیز میسج یا مس کال کا جواب نہیں دیا جاتا۔ نمبر یہ ہے: 0321-8885370

فون کرتے وقت ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیے کہ اگلے کو تکلیف نہ ہو۔ (مدیر)

1. اَلحمدللہ اِس جامعہ کے شش ماہی امتحان 29/ مارچ ہونا طے پائے ہیں۔
2. اِس جامعہ میں ڈاکٹر جناب مفتی عبدالواحد صاحب، مولٰنا پیر سیف اللہ خالد صاحب، مفتی شیر محمد صاحب، مولٰنا عبدالرحمٰن جامی صاحب اور مولٰنا صوفی محمد اکرم صاحب مُدَّظِلُّھُمْ تشریف لائے اور سب نے ماشاءاللہ تعالٰی بیانات بھی فرمائے۔

خوشخبری

ماہِ اپریل میں اِن شاءَاللہ تعالٰی

شیخ الاسلام حضرت مولٰنا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مُدَّظِلُّہٗ

اِس جامعہ میں تشریف لا رہے ہیں۔

تاریخ اور وقت ان شاءاللہ تعالٰی اور ذرائع سے بتا دیا جائے گا۔

3. فی طالب علم ماہانہ تعلیمی خرچہ 1500/ روپے جب کہ سالانہ خرچ 13500/ روپے ہے۔
4. مدرسہ کے دارُالاقامۃ (طلباء کے ہاسٹل) کی سات منزلہ عمارت کا نقشہ ابتدائی مرحلہ میں تیار ہے، اِس بلڈنگ کے آغاز کے لئے کافی وسائل درکار ہیں، اِس لئے قارئینِ کرام دارُالاقامۃ کی جلد تعمیر شروع ہونے کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔ شکریہ

صدرِ جامعہ کا علماءِ کرام کے نام

پیغام

شیخ الحدیث حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ العالی

نے علماءِ کرام کے نام بذریعہ ماہ نامہ علم و عمل، لاہور ایک پیغام بھیجا ہے کہ بعض علماءِ کرام تحقیق کے بغیر فتاویٰ جاری کر دیتے ہیں، **ازراہِ کرم** ایسا کبھی نہ کیجئے جب تک کسی مسئلہ پر تحقیق مکمل نہ ہو فتویٰ جاری نہ فرمایا کیجئے۔

CPL NO:200

ماہنامہ علم و عمل لاہور

دوسروں کو تو گنہگار نہ کیجئے

آج کل جس موج و مستی میں نوجوان طبقہ آزادانہ زندگی بسر کر رہا ہے سب کو پتہ ہے، حیا و حدود سے بالاتر ہو کر اپنی خواہشات میں ہر وقت مصروف رہتے ہوئے ایسے ایسے گناہ کر جاتے ہیں جس میں خود تو ڈوبے ہی تھے دوسروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

اوّل تو خود بھی گناہ سے بچیے اگر خدانہ خواستہ خود کر رہے ہیں تو دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کیجئے اور توبہ بھی خوب کیجئے اور خاص کر بعض گناہ ایسے ہیں جب وہ گناہ کریں تو دوسرا بھی لازماً گنہگار ہوتا ہے مثلاً اُونچی آواز سے گانے چلانا یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔

بھائی! غور کیجئے دُنیا میں ایسے بندے بھی ہوتے ہیں جو گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں اور گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں بر سرِ عام سڑکوں پر چلتی ہوئی گاڑیوں کے شیشے کھول کر دوسروں کو سنانے کے لئے ڈیک چلانا کئی گناہ بیک وقت کرنے کے برابر ہے:

ایک خود کر رہے ہیں، دوسرا گناہ... یہ کہ دوسرے کسی کو سنا رہے ہیں، تیسرا گناہ... اذیّت دے رہے ہیں، چوتھا گناہ... حیا کا جنازہ نکال رہے ہیں۔ پانچواں گناہ... جتنے لوگ سنیں گے سب کے گناہ بھی کما رہے ہیں،

رسالہ رقم پہنچنے پر جاری کیا جاتا ہے۔ سالانہ رقم:-/150 روپے (منی آرڈر کیجئے یا دستی بھجوائیے)۔

مدرسہ میں کسی قسم کے کام کے سلسلہ میں رابطہ کیجئے

0322-8405054

صبح 8 بجے سے رات 9 بجے تک

رسالہ علم و عمل کے کام کے سلسلہ میں رابطہ کیجئے

042-35272270
0302-4143044
0331-4546365

صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک

(12 مہینے سردیوں گرمیوں کے لئے مقرر کردہ وقت)

جامعہ عبداللہ بن عمر

23-کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور پوسٹ کوڈ 53100

انٹرنیٹ پر "علم و عمل" کا مطالعہ کرنے کے لئے www.ibin-e-umar.edu.pk

Email:aibneumar@yahoo.com ilmooamal@gmail.com